Regd No. L. 5256

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ربوہ

روزنامہ

الفضل

فی پرچہ ۱۔

یوم شنبہ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۰ تبوک ۱۳۳۴ ہش ۱۰ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۱۴

کراچی میں جماعت احمدیہ پاکستان کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کا خیر مقدم

— ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کا تار —

ربوہ ۹ ستمبر۔ ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کراچی سے بتاریخ ۸ ستمبر بوقت پونے دو بجے تار دیتے ہیں۔ جو یہاں ۸ ستمبر کو بوقت پانچ بجے شام ملا ہے کہ:۔

"پاکستان کے تمام صوبوں کے امراء اور نمائندوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آج خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا۔ جس میں خدا تعالیٰ کے حضور اپنے ان دلی اور گہرے جذبات تشکر کا اظہار کیا۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ان کے محبوب امام کو خیریت اور خوشی اور کامیابی کے ساتھ واپس لایا ہے۔ حضور نے اس ایڈریس کے جواب میں ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ ایڈریس کی نقل اور حضور کے جواب کا خلاصہ ایک خاص پیغامبر کے ہاتھ فوری اشاعت کی غرض سے بھجوائے جا رہے ہیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں نمائندگان جماعت احمدیہ پاکستان کا سپاسنامہ

اور

حضور کی باصحت اور کامیاب و بامراد واپسی پر مخلصانہ مبارکباد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے خدام سے ایمان افروز خطاب

حضور کی صحت کے متعلق ڈاکٹروں کی آراء اور مغرب میں اشاعت اسلام کے اہم امکانات

کراچی ۷ ستمبر ۱۹۵۵ء۔ آج سوا دس بجے صبح احمدیہ مشن ہاؤس کی نو تعمیر کوٹھی میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے نمائندگان کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حضور کی سفر یورپ سے باصحت اور کامیاب و بامراد واپسی پر سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جو مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے پڑھا اس کے بعد حضور نے کمزوری اور بیماری کے اثرات کے باوجود اپنے خدام سے کرسی پر بیٹھے بیٹھے خطاب فرمایا۔ اور اپنی صحت اور مغرب میں اسلام کی اشاعت کے روشن امکانات پر ایک مؤثر اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس موقعہ پر جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے مندرجہ ذیل نمائندے تشریف فرما تھے۔

(۱) ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب چوہدری نمائندہ مشرقی پاکستان (۲) بدیع الزمان صاحب نمائندہ مشرقی پاکستان (۳) قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد (۴) صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سندھ (۵) ڈاکٹر احمد الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ لوئر سندھ (۶) مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب (۷) شیخ کریم بخش صاحب نمائندہ جماعت ہائے احمدیہ بلوچستان (۸) چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی (۹) جناب مرزا عزیز احمد صاحب نمائندہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان و انجمن تحریک جدید۔

ایڈریس پڑھے جانے کے بعد حضور نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا ملخص احباب کی دلچسپی کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔

میں ان تمام جماعتوں کے لئے دعا کرتا ہوں جن کے نمائندے اس وقت کراچی میں تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ چونکہ یہ ایک اہم موقعہ ہے۔ اس لئے میں اس وقت کچھ ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ جو ان ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق ہیں جنہوں نے وہاں مجھے دیکھا ہے۔

ڈاکٹر روسی جن کا علاج تھا۔ انہوں نے مجھے ایک بات کہی ہے۔ یوں تو یورپ کے بعض دوسرے ممالک میں اور بھی کئی ڈاکٹروں نے مجھے دیکھا ہے۔ جرمن ڈاکٹروں نے بھی دیکھا ہے۔ انگریز ڈاکٹروں نے بھی دیکھا ہے۔ لیکن اصل علاج ڈاکٹر روسی کا تھا جو زیورک کے یونیورسٹی ہسپتال کے میڈیکل ڈائرکٹر ہیں۔ پہلے بھی انہوں نے مجھے متواتر کہا تھا۔ مگر چلتے وقت انہوں نے خصوصیت سے کہی۔ کہ یہ بات ایک بار پھر میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک معین طاقت رکھی ہے۔ اور وہ اسی طاقت کے مطابق کام کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ آپ نے اپنی گزشتہ عمر میں نارمل حالت سے ڈیڑھ سو فیصدی زیادہ کام کیا ہے۔ اب میں آپ کی بیماری کی آخری حالت کو دیکھ کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر پہلے آپ نارمل حالت سے ڈیڑھ سو فیصدی زیادہ کام کر چکے ہیں۔ تو اب ایک نارمل آدمی کی صلاحیت کے مطابق کام کریں۔ لیکن اس سے زیادہ کام نہ کریں۔ آپ کو اب آرام کی زیادہ ضرورت ہے۔ آپ آرام کریں۔ اور طبیعت کو ہمیشہ خوش رکھیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کی صحت میں جو ترقی ہو رہی ہے۔ وہ ضائع ہو جائے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کو یہ باتیں اچھی طرح سمجھا دیں۔ تاکہ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق وہ میری صحت کے لئے کسی تشویش کا موجب نہ بنیں۔

اس کے بعد حضور نے مغرب میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور بتایا کہ کس طرح ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی سچائی اثر کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور وہ قرآنی تعلیم کی افضلیت اور اس کی برتری کے قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ حضور نے جماعت کو مسلسل قربانیوں کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

اگر کسی سلسلہ کا صرف ایک فرد پر انحصار ہو۔ تو آج نہیں تو کل وہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن اگر جماعت کا ہر فرد اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرے۔ اور وہ اور اس کی اولاد اسلام کی اشاعت کے لئے مسلسل کوشش کرتی چلی جائے۔ تو ایک لمبے عرصہ تک یہ سلسلہ ممتد ہو سکتا ہے۔ اور بہت جلد اسلام دنیا پر غالب آ سکتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ ابتدا میں ترقی ہمیشہ آہستگی کے ساتھ ہوتی ہے۔ لیکن الٰہی سنت یہ ہے کہ کچھ وقفہ کے بعد بڑے زور کے ساتھ بند ٹوٹتا ہے اور لاکھوں لاکھ لوگ سچے مذہب میں شامل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پس اپنی جدوجہد کو جاری رکھو اور اس دن کا انتظار کرو۔ جب خدائی نصرت اور اس کی مدد کا وقت آ جائے گا۔ اگر ہماری جماعت نے قربانی کی اس سپرٹ کو قائم رکھا۔ تو جب کامیابی کا وقت آئے گا۔ تو وہ لوگ جو ہمت ہار کر بیٹھ چکے ہوں گے حسرت کریں گے۔ کہ کاش ہم ہمت نہ ہارتے۔ اور ہم بھی اس فتح میں شریک ہو جاتے۔ (ایڈریس کا مکمل متن صفحہ ۵ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ر ستمبر ۱۹۵۵ء

پنڈت نہرو کا فارمولا

انگریزی معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں اے پی پی کی خبر کے مطابق بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بھارتی پارلیمنٹ میں بھارت کی خارجہ پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے گوا کے متعلق فرمایا ہے کہ

"بھارت بھارت کی سرزمین پر کسی غیر ملکی تسلط کو برداشت نہیں کرے گا۔ خواہ گوا کے باشندے پرتگال کے ماتحت رہنے کے خواہشمند ہی کیوں نہ ہوں۔"

آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ

"میری دانست میں گوا کا مسئلہ دو مراحل میں طے ہونا چاہیئے۔ پہلا مرحلہ تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ پرتگال کو گوا سے نکل جانا چاہیئے۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ گوا کے لوگوں کو یہ فیصلہ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ کہ آیا وہ بھارت کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں یا نہیں۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ بھارتی تسلط گوا پر اس کے باشندوں کی خلاف مرضی ٹھونسا جائے۔"

اس تقریر میں پنڈت جی نے مسئلہ کشمیر کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ کہ کشمیر اور دوسرے مسائل پاکستان اور بھارت کے درمیان صلح جویانہ بات چیت سے قدم بقدم طے ہو سکتے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب سمجھا جائے۔ کہ پنڈت جی کشمیر کے مسئلہ میں خود بھی وہی دو مراحل استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے پرتگال اور گوا کے متعلق جویز کئے ہیں۔ اگر پنڈت جی کا یہی مطلب ہو۔ تو مسئلہ کشمیر فوراً طے ہو سکتا ہے۔ اور بھارت اور پاکستان کے دوستانہ تعلقات جیسا کہ پنڈت جی نے اپنی اسی تقریر میں خواہش ظاہر کی ہے۔ نہایت خوشگوار صورت اختیار کر سکتے ہیں۔

یہ مخالفت نہیں تو کیا ہے؟

روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۷ ستمبر کے اداریہ میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جسے ہم بلا تبصرہ ذیل میں نقل کرتے ہیں:۔

"معاصر "نوائے پاکستان" نے اپنے ایک ادارتی مقالہ میں یہ لکھا تھا۔ کہ مولوی مودودی صاحب نے اب ایک یونٹ کے منصوبہ کی بھی مخالفت شروع کر دی ہے۔ اس پر مولوی صاحب کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے، جو حرف بحرف درج ذیل ہے۔

"بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ میں نے حیدر آباد میں وحدت مغربی پاکستان کی مخالفت کی ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، کہ اس خبر میں میرے خیالات کی غلط ترجمانی کی گئی ہے۔ میں نے آج تک اس کے خلاف نہ کوئی اظہار رائے کیا ہے۔ اور نہ اس کی مواقفت ہی کی ہے۔ دراصل جو بات میں نے حیدر آباد میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہی تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ ایک یونٹ یا دس یونٹ کا مسئلہ کوئی حقیقی اہمیت نہیں رکھتا۔ حقیقی اہمیت جس چیز کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہاں ایک صحیح اسلامی نظام قائم کر کے مسلمانوں کے رشتہ اخوت کو مضبوط کر دیں۔ اور ہر باشندہ پاکستان کو یہ اطمینان دلا دیں۔ کہ از روئے انصاف اس کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ بات اگر حاصل ہو گئی۔ تو ایک یونٹ بھی مفید ہوگا۔ اور دس یونٹ بھی رہیں۔ تو نقصان دہ ثابت نہ ہو سکیں گے۔ ورنہ مصنوعی طور پر وحدت پیدا کرنے کی کوششوں کا کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔"

ہم حیران ہیں۔ کہ اگر یہ وحدت مغربی پاکستان کی مخالفت نہیں تو مخالفت کسے کہتے ہیں؟ مودودی صاحب فرماتے ہیں، کہ اول تو یہ مسئلہ کوئی حقیقی اہمیت نہیں رکھتا۔ مولوی صاحب کا حد سے بڑھا ہوا تکبر۔ انا اور نفس پرستی ہی ایسی بات ان کے منہ سے نکلوا سکتے ہیں، ورنہ معمولی عقل کا آدمی بھی یہ جانتا ہے۔ کہ کم از کم اس وقت ملک بالخصوص مغربی پاکستان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ ہی یہ ہے۔ مگر مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس مسئلہ کی تو کوئی حقیقی اہمیت ہی نہیں۔ حقیقی اہمیت غالباً قربانی کی کھالوں کے مسئلہ کو حاصل تھی۔ جو اس کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا بھی ضروری سمجھا گیا۔

پھر یہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ایک یونٹ اور دس یونٹ میں کوئی فرق نہیں۔ ایک یونٹ بن گیا۔ تو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچے گا اور دس یونٹ بن گئے۔ تو کوئی خاص نقصان نہیں ہوگا۔ یعنی ایک طرف یہ کہ صحیح اسلامی نظام قائم ہو جائے اور دوسری طرف یہ کہ ایک یونٹ سے کوئی اور فائدہ نہ سہی۔ اسلامی نظام کے نظریہ کو کوئی تقویت حاصل نہیں ہوگی۔ اور سندھی۔ پٹھان۔ بلوچی۔ بہاولپوری خیر پوری اور قبائلی دس مختلف قومیتوں کو مان کر ان کی بنیاد پر دس یونٹ بنا دیئے جائیں۔ تو (کوئی اور نقصان نہ سہی) اسلامی نظام کے نظریہ کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ ایک ہی سانس میں یہ دو باتیں کوئی ایسا شخص ہی کہہ سکتا ہے۔ جو یا تو پرلے درجہ کا احمق ہو۔ یا حسن بن صباح یا راسپوٹین کی طرح عیار۔

آخری فقرہ میں یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ "ورنہ مصنوعی طور پر وحدت پیدا کرنے کی کوششوں سے کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔"

یعنی وحدت کو مصنوعی کہہ دیا۔ اور یہ دھمکی بھی دے دی۔ کہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ اس پر بھی یہ ارشاد ہے۔ کہ میں نے آج تک وحدت کے خلاف اظہار رائے نہیں کیا!

افسوس کہ پاکستان کو بنے ہوئے آٹھ برس گذر گئے۔ مودودی صاحب نے ابھی تک مسلمان عوام کا یہ قصور معاف نہیں کیا۔ کہ انہوں نے مودودی صاحب کی بجائے قائد اعظم کی بات کیوں مانی؟ اور پاکستان کیوں بنایا۔ گذشتہ آٹھ سالوں میں ایک مرتبہ بھی تو پاکستان کے حق میں کوئی کلمہ خیر ان کی زبان فیض ترجمان سے نہیں نکلا۔ پاکستان بہت برا سہی۔ مگر آٹھ سالوں میں کوئی بات تو ایسی ہوئی ہوگی۔ جو حوصلہ افزائی کی مستحق ہوتی؟ مگر مولوی مودودی صاحب جب بھی بولیں گے۔ ایسی بات ہی کہیں گے، جس سے پاکستان کے مفاد پر کاری ضرب پڑتی ہو۔

عین اس زمانہ میں جب ہزاروں مجاہدین جہاد آزادی کشمیر میں حصہ لے رہے تھے اور سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ مودودی صاحب نے یہ فتویٰ دیا، کہ یہ جہاد ہے ہی نہیں۔ اور اس لڑائی میں شرکت حرام ہے۔ مگر جو شخص پاکستان کی آزادی کی لڑائی میں شرکت کو حرام سمجھتا رہا ہو۔ اس سے یہ توقع ہی عبث تھی۔ کہ وہ جہاد آزادی کشمیر کی حمایت کرے گا۔ پاکستان کے متعلق بھی مولوی صاحب کی روش اسی قسم کی تھی۔ کہ میں اس مسئلہ کی کوئی حقیقی اہمیت ہی نہیں سمجھتا۔ پھر یہ فرمایا۔ کہ مسٹر جناح اور مسلم لیگ والے اسلام کو ایک چھوٹے سے خطہ میں محدود کر دینا چاہتے ہیں، میں سارے ہندوستان میں اسلام کے غلبہ کا خواہاں ہوں۔ پھر یہ حکم ہوا۔ کہ پاکستان کے سوال پر ووٹنگ کے وقت غیر جانبدار ہو جاؤ۔ اور یہ حکم یہ جاننے کے باوجود دیا گیا۔ کہ اس ووٹنگ پر ہی پاکستان کے قیام کا فیصلہ ہوگا اس لئے پاکستان کو ووٹ نہ دینے کا مطلب پاکستان کے خلاف ووٹ دینا ہے۔

پاکستان کی اس اشد مخالفت کے باوجود جب پاکستان قائم ہو گیا۔ تو مولوی مودودی صاحب جو سارے ہندوستان میں اسلام کو غالب بنانے کے عزم کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ بھاگ کر سب سے پہلے پاکستان چلے آئے۔ مولانا آزاد سید حسین احمد مدنی صاحب۔ مولوی حفظ الرحمٰن صاحب نے بھی پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ مگر جب پاکستان قائم ہو گیا۔ تو ان میں سے ہر ایک نے یہ کہا۔ کہ پاکستانی مسلمانوں کو اپنا نیا وطن مبارک ہو۔ ہم اس کی ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ مگر ہم ہندوستان میں ہی رہیں گے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کی خدمت کریں گے۔ مگر پورے برصغیر میں غلبہ اسلام کے داعی مودودی صاحب کے نائب جناب نصر اللہ خاں عزیز اگست کے تیسرے ہفتے میں ہی سول سکرٹریٹ میں مسلم لیگی وزیروں کے دفاتر کا طواف کرتے دیکھے گئے۔ کہ مولوی مودودی صاحب کو ہندوستان سے پاکستان پہنچانے کے لئے ٹرک عنایت ہو جائے۔ جماعت اسلامی کی ایک شاخ ہندوستان میں بھی رکھی گئی۔ مگر سیکولر ہندوستان میں اس جماعت کا موقف اس کے امیر کے بیان کے مطابق یہ ہے۔ کہ ہم ایک غیر فرقہ وارانہ جماعت ہیں۔ اور بلا امتیاز مذہب و ملت سب کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی سیکولر اور لادینی ہندوستان میں تو اس ملک کے وفادار اور خدائی خدمتگار مگر پاکستان میں جو بہر حال مسلمانوں کا ملک ہے۔ "خدائی فوجدار" اور اس ملک کی بہتری کی ہر تجویز کے مخالف۔

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۵ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ ر ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ چند دن سے طبیعت کچھ خراب چلی جاتی ہے۔ ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ رات کے پچھلے حصہ میں بے چینی رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بدستور زیادہ خراب ہے۔ کئی قسم کے عوارض لاحق ہیں۔ سہارے سے اٹھایا لٹایا جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

میری بچی پندرہ سولہ دنوں سے بخار میں مبتلا ہے، کوئی دوائی وغیرہ بھی اندر نہیں ٹھیرتی۔ نہایت ہی کمزور ہو چکی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (محمد شریف دفتر الفضل ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ورود لنڈن کی تقریب

لنڈن کے احمدی نوجوانوں کے تأثرات

از محترم اے لطیف صاحب پراچہ مقیم لنڈن

لنڈن کی زمین خوش قسمت ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور نے پھر اسے اپنی آمد سے نوازا ہم جو حضور کے غلاموں میں سے ہیں کس قدر مسرور ہیں اس تصور سے اور کتنا فخر ہے ہمیں اس غلامی پر۔ آج ہم پھولے نہیں سماتے۔ لنڈن محو حیرت ہے کہ یہ کون لوگ ہیں جو پروانوں کی طرح اپنے آقا پر گرتے ہیں۔ وہ حیران ہیں اس شمع کو دیکھ کر جس کے گرد پُر اشتیاق پروانے یوں چکر کاٹ رہے ہیں۔

آج سے کچھ روز پہلے ہم نے حضور پر فالج کے حملہ کی دل ہلا دینے والی خبر بڑے ہی دکھ سے سنی۔ ہم سبھی بے چین تھے۔ ہمارے آقا ہمارے محبوب روحانی باپ پر تھوڑے ہی عرصہ میں یہ دوسرا شدید حملہ تھا۔ ہماری محبوب ترین اور عزیز ترین ہستی دوسری مرتبہ اس شدید حملہ کا شکار ہو رہی تھی۔ ہم بے چین تھے ہم شدید درد و کرب کی حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود تھے۔ ہم گڑگڑا رہے تھے کہ اے خدا تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں پر ہمیں اتنی سزا نہ دے۔ جس کی ہم میں تاب نہیں۔ ہمارے آقا کو صحت عطا کر اور لمبے عرصہ تک حضور کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ آمین۔

اور پھر ہم نے خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات سے حضور کی آمد کی خبر سنی۔ ہم خوش تھے اس خیال سے کہ حضور لنڈن تشریف لا رہے ہیں۔ اور ہم جو ہزاروں میل دور بیٹھے ان کی بیماری میں نہ خدمت کر سکتے تھے۔ اور نہ ہی انہیں دیکھنے کا موقعہ نصیب ہو سکتا تھا۔ وہ اب ہمارے پاس خود پہونچ رہے تھے۔ اور غم یہ تھا۔ کہ حضور شدید بیمار ہیں۔ کمزور اور نحیف ہیں۔ اور ایسی حالت میں نہ ہم ان کی نصائح سے مستفید ہو سکیں گے۔ اور نہ ہی ان کی تقاریر سننے کا موقعہ ملے گا۔ اور پھر اسکے ساتھ ہی ایک بہت بڑی ذمہ واری کا احساس تھا۔ اہل ربوہ اور پاکستان کے احمدی اپنے روحانی باپ کو اس قدر بیماری کی حالت میں ہمارے پاس بھیج رہے تھے اس توقع کے ساتھ کہ حضور کو یہاں آرام پہونچے گا۔ ان کا بہتر علاج ہو سکے گا اور آپ صحت یاب ہو کر واپس لوٹیں گے

حضور یورپ پہونچ گئے۔ اور کچھ عرصہ سوئٹزرلینڈ میں قیام فرمایا۔ اس عرصہ میں ہم قریباً ہر وقت حضور کی حالت اور صحت میں بتدریج ترقی سے باخبر رہے۔ حضور کو بہت افاقہ ہوا۔ تب ہم ہر گھڑی حضور کی آمد کے منتظر تھے۔ آخر انتظار اور اشتیاق کی لمبی مگر ایک انوکھے اور لطیف کیف سے لبریز گھڑیاں ختم ہوئیں رات کا اندھیرا ہو چکا تھا۔ لنڈن کے ہنگامے خاموش ہو رہے تھے۔ ہوا میں خنکی کے ساتھ ساتھ لطافت پیدا ہو چکی تھی۔ سردی نے اپنی شدت محدود کر لی۔ اور اس طرح فضا میں ایک عزت و تکریم اور سکون کا عالم پیدا ہو گیا۔ اور دور سڑک کے موڑ پر کار کی روشنی نے دل میں دھڑکنیں تیز کر دیں۔ نبض کی رفتار بڑھ گئی۔ اور کچھ دیر بعد ہمارا محبوب ہمارا آقا ہم میں موجود تھا۔

اور پھر اسکے بعد آج تک ہم نے کتنے ہی روز و شب حضور کی صحبتوں اور مجلسوں میں گزارے۔ یہ مجلسیں اور صحبتیں جن پر لنڈن کی جماعت ہمیشہ نازاں رہے گی شاید میں ان کا دھندلا سا خاکہ کھینچنے سے بھی قاصر رہوں۔ مگر میرا دل صرف میرا ہی نہیں ہم سب کے دل جو اس لذت و کیف سے مخمور ہیں جھوم رہے ہیں۔ ان پُر کیف صحبتوں کی لذت سے جن میں ہم نے علم و معرفت کے ساغر پیئے۔

حضور کی طبیعت اکثر خوش رہی۔ بیماری میں بتدریج کمی واقع ہوتی رہی۔ اور جوں جوں حضور صحت یاب ہوتے چلے گئے۔ حضور نے زیادہ وقت احباب سے ملاقات اور مشن کی اصلاح اور تبلیغ کی وسعت کے ذرائع سوچنے میں صرف کرنا شروع فرما دیا۔

اور پھر جبکہ جنیوا میں دنیا کے بڑے بڑے حکمران اور دانشور امن و صلح کی گفت و شنید کے لئے جمع ہوئے عین اسی وقت حضور نے دنیا کو ضلالت اور گمراہی کی گہری کھائیوں میں سے نکال کر صلح و اصلاح کے میدان میں کھڑا کرنے کی ایک نئی جدوجہد کے لئے یورپ و امریکہ اور افریقہ کے مبلغین کی کانفرنس طلب کی۔ یہ کانفرنس تین دن تک جاری رہی۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک نہایت اہم اور روشن دور کا آغاز کرے گی۔ انشاء اللہ

کانفرنس کے اختتام کے دوسرے روز عید الاضحی کی تقریب سعید ہوئی۔ حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں نہایت ہی لطیف پیرائے میں حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی فضیلت ثابت کی۔ اور حضور نے بائیبل کے بیان کردہ واقعات کی تردید عقلی اور واقعاتی دلائل سے ثابت کر کے قرآن حکیم کے بیان کی خوبیاں ارشاد فرمائیں۔ اور قربانی کی حکمتوں پر روشنی ڈالی۔ جو ہمیں آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک سبق ہے ایک لائحہ عمل ہے۔ اور ایک نصب العین ہے۔

اس تقریب میں دعوت طعام کے بعد چند انگریزوں نے بھی تقاریر کیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ اس جماعت نے اسلامی تعلیم کو اس قدر اعلیٰ اور احسن طور پر ہم لوگوں کے آگے پیش کیا ہے۔ کہ ہم مجبور ہیں کہ اسلام کی برتری کا اعتراف کریں۔ اس حقیقت کا اعتراف Mr Shaw Desmond نے قریباً پانچ صد احباب کی موجودگی میں اس انکشاف کی صورت میں کیا۔ کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بعد میں اپنا راہبر تسلیم کرتے ہیں اور اس طرح رسول اکرم کے اس دعوے کی تصدیق کی۔ کہ اگر عیسےٰ اور موسےٰ بھی میرے زمانہ میں پیدا ہوتے۔ تو انہیں بھی میری اتباع کرنے کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

حضور کی صحت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہو چکی تھی۔ ۲۳ اگست کو جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایک دعوت استقبالیہ دی گئی۔ یہ تقریب لنڈن کے مشہور اور عالی شان ہوٹل گرینڈ میں ہوئی۔ جس میں پارلیمنٹ کے ممبر اور دیگر بھی شامل ہوئے شامل ہونے والوں میں

Sir Harold Shoobert
Sir Ridley
Sir Giles Squire
Sir Francis Law
Revedent Mr Mason
Sir Arthur Lothian

کے علاوہ محمد میر خان پاکستان کے نمائندہ اقوام متحدہ ہز ایکسیلنسی اکرام اللہ ہائی کمشنر لنڈن۔ ہز ایکسیلنسی میاں ضیاء الدین اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان بھی شامل تھے۔

محترم مولود احمد صاحب امام مسجد احمدیہ نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جس میں جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے عقیدت و خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضور کی اتباع میں تبلیغی جدوجہد کے لئے ہر قسم کی قربانی کے یقین دلایا۔ اور بتایا کہ ہم آج پھر ایک نئے عزم کے ساتھ دینی اور ملی مفاد کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کا عہد کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسکے جواب میں مختصر سی تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ لنڈن کے اس عہد پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور دعا کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔

اس کے بعد حضور نے اہل مغرب کو ایک دفعہ پھر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی۔ اور فرمایا کہ آج مغرب جو ایٹم اور ہائیڈروجن بم کی تباہ کاریوں کے تصور سے ہراساں ہے۔ میں انہیں اس سے پناہ حاصل کرنے کا گر بتاتا ہوں۔ وہ گر یہی ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھک جاؤ۔ تا وہ تمہاری غلطیوں اور کوتاہیوں کو بخش دے۔ اور وہی چیز جو تمہاری تباہی و بربادی کا موجب نظر آ رہی ہے تمہارے لئے ترقیوں اور کامیابیوں کا باعث بن جائے۔

حضور کی اس تقریر کے بعد

Sir Harold Shoobert
Sir Francis Law

نے حضور کی لنڈن میں آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی مساعی اور دینی خدمت کے جذبہ کو سراہا۔ اور اس طرح یہ تقریب خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ اور آج نمناک آنکھوں اور اداس چہروں کے ساتھ ہم نے حضور کو لنڈن ایئرپورٹ پر الوداع کہا۔ لنڈن ایئرپورٹ کی وسیع بلڈنگ کی چھت پر حضور خدام کے ساتھ ٹہلتے ہوئے مختلف امور پر بندرہ بیس منٹ تک گفتگو فرماتے رہے اور پھر کچھ دیر بعد جہاز کے چلنے کا اعلان ہوا۔ تو حضور نیچے تشریف لے گئے۔ تب سامنے فضا میں Dea کا خوبصورت جہاز بڑے فخر و ناز کے ساتھ حضور کو لئے ہوئے پرواز کر گیا۔ رات کے دو بجے حضور کے زیورک بخیریت پہونچنے کی اطلاع پہونچ گئی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ حضور کو ہر شر سے بچائے۔ اور خیر و عافیت سے واپس پہنچائے۔ آمین

(باقی صفحہ پر)

مغربی افریقہ (گولڈکوسٹ) میں احمدی مبلّغین کی تبلیغی مساعی

ریڈیو پر تقریر۔ مختلف معززین سے ملاقاتیں۔ دو مشہور اخباروں میں ہمارے مبلغ کا ذکر

تبلیغی سفر

گولڈکوسٹ مشن کی سہ ماہی رپورٹ

از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج گولڈکوسٹ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

مولوی عبداللہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ دو عرصہ دوران رپورٹ گولڈکوسٹ کے دارالخلافہ اکرا میں ملک کے لیڈروں اور ممتاز شہریوں کے علاوہ وزیر تعلیم، وزیر مال اور وزیر داخلہ سے بھی ملے۔ ۱۷ اپریل کو اکرا کمیونٹی سنٹر میں انہوں نے اور ایک شامی مسلمان تاجر مسٹر نصوح خرسانہ نے سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریریں کیں۔ پڑھے لکھے نوجوان طبقہ پر اس جلسہ کا بہت گہرا اثر ہوا۔ رمضان المبارک میں جماعت کے احباب کی تربیت کی خاص طور پر کوشش کی روزانہ درس اور نماز تراویح کے علاوہ انفرادی طور پر دوستوں کو نماز اور روزہ کے مسائل سکھاتے رہے۔

مسلمانوں میں آپس کے اتحاد اور تعاون کی روح کو استوار کرنے کی خاص طور پر کوشش کی جس کا نتیجہ خدا کے فضل سے خاطرخواہ نکلا۔ چنانچہ مسلمان لیڈر گھر پر آکر ملتے رہے۔ اور اسلام کی بہبودی اور ترقی کے امکانات اور اس کے لئے مشترکہ کوششوں کے امکانات پر غور کیا گیا۔ مسلمان نوجوانوں نے مختلف تنظیمیں بنائیں ہیں جن میں انہیں مدعو کیا گیا۔ ملک کے کثیر الاشاعت اخبار ڈیلی گرافک میں ان کے دو مضامین اور ویک اینڈ میں شائع ہوئے یہ مضامین رمضان المبارک کے روزوں اور عیدالفطر کے متعلق تھے۔ ۱۱ جون کو مولوی صوفی محمد اسحاق صاحب کی سیرالیون تبدیلی ہو جانے کی وجہ سے انہیں عارضی طور پر اکرا سے کماسی تبدیل کیا گیا۔ چنانچہ کماسی کے بڑے بڑے لوگوں۔ تعلیمی اور سوشل اداروں کے نمائندوں سے تعلقات پیدا کئے۔ اور جماعت کی تنظیم و تربیت کے علاوہ ۱۵۰ میل تبلیغی سفر کیا۔

مستورات میں کام اہلیہ صاحبہ برادرم مسعود احمد صاحب

ایک میڈیکل آفیسر کماسی کی اہلیہ کی بیماری پرسی اور کماسی کے ایک مشہور معزز مسلمان شریف صاحب کے انتقال پر ان کے گھر تعزیت کے لئے گئیں۔ جمعہ میں احمدی عورتوں کو نماز اور مسجد کے آداب وغیرہ بتاتی رہیں۔ خاکسار کی اہلیہ سالٹ پانڈ کے سینئر سکول کی جملہ طالبات کو ہفتہ میں پانچ بار یسرنا القرآن پڑھاتی اور سینے پرونے کا کام سکھاتی رہیں۔

متفرق۔ برادرم محترم مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی وفات پر جملہ جماعتہائے گولڈکوسٹ نے افسوس کا اظہار کیا اور مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے مرحوم ایک بلند حوصلہ اور جوشیلے مجاہد تھے۔

تمام احباب جماعت رمضان المبارک میں بالخصوص اور دوسرے ایام میں بالعموم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کرتے رہے۔

محمد اسحٰق صاحب صوفی گولڈکوسٹ سے تحریر فرماتے ہیں :-

خاکسار نے آتے ہی ایک تبلیغی دورہ کیا جس میں دو جگہوں پر پبلک لیکچر دیئے ان میں شہر کا چیف اور   عوام اور خواص شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک جگہ پر ایک اور پبلک لیکچر دیا۔ ان لیکچروں میں حاضرین کی مجموعی تعداد ۲۵۰ کے لگ بھگ ہوگی۔ زیادہ عرصہ خاکسار نے کماسی شہر میں گزارا جہاں چالیس کے قریب معززین شہر سے مل کر تعارف حاصل کیا۔ اور ان کو تبلیغ بھی کی گئی۔ ان میں اشانٹی کا چیف کمشنر اور گولڈکوسٹ کالج آف ٹیکنالوجی کا پرنسپل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اول الذکر کو اسلامی اصول کی فلاسفی تحفہ دی گئی۔ اور مؤخرالذکر سے تعدد ازدواج پر گفتگو ہوئی۔ اسی طرح دو اور کالجوں کے پرنسپل صاحبان اور متعدد پروفیسران سے بھی ملاقاتیں کی گئیں۔ ان اصحاب سے ملاقات کے وقت برادرم مسعود احمد صاحب عموماً خاکسار کے ساتھ ہوتے تھے اور نہایت جوش سے تبلیغ میں حصہ لیتے تھے۔ بعض احباب کے ذریعہ سے خاکسار نے زیر میں اشتہارات تقسیم کرنے کا انتظام کیا۔

رمضان کا سارا مہینہ خاکسار نے کماسی میں گزارا   نماز تراویح پڑھاتا رہا۔ رمضان کے ختم ہونے سے قبل خاکسار نے اشانٹی علاقہ میں مختلف سنٹر نماز عید کے لئے مقامی احباب کے مشورہ سے مقرر کئے اور ان جگہوں پر نماز عید پڑھانے اور [illegible] جمع کرنے کے لئے احباب کماسی میں والنٹیرز کی تحریک کی۔ جو بفضلہ تعالیٰ مل گئے۔ اور ان کو بروقت نماز کے لئے ان جگہوں پر روانہ کیا۔

اسی طرح خاکسار نے کماسی کے Prempeh ہال میں جلسہ پیشوایان مذاہب منانے کے لئے انتظامات شروع کئے۔ اور افریقن اور یورپین سرکردہ احباب کو اس جلسہ میں تقاریر کرنے کی دعوت دی۔ بعض نے منظور بھی کر لیا۔ اس جلسہ کی صدارت کے لئے خاکسار نے اشانٹی کے چیف کمشنر کو تحریری دعوت دی لیکن افسوس کہ اس جلسہ کے انعقاد سے پہلے ہی خاکسار کا تبادلہ فری ٹاؤن میں کر دیا گیا۔

خاکسار علاوہ اشانٹی کا مبلغ انچارج ہونے کے احمدیہ سکولوں کا منیجر بھی تھا۔ اور اس بارہ میں بھی اپنے فرائض کو پوری تندہی سے ادا کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اس ضمن میں خاکسار نے موسمی تعطیلات کے موقعہ پر اپنے احمدیہ کالج میں ایک مختصر سی تقریر بھی کی۔ جس میں طلبہ کو نصائح کیں۔ دوسری تقریر عربی زبان میں خاکسار نے اسی سکول میں اسی موقعہ پر کی جب کہ لبنانی قونصل ہمارے اس سکول کو [illegible] کرنے آیا۔ خاکسار نے اس تقریر میں اسے welcome کہا اور اسے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کیا ہے۔

خاکسار نے اپنے عرصہ قیام میں برٹش کونسل سے بھی تعلقات پیدا کئے اس کے ریجنل ڈائریکٹر نے خاکسار کو برٹش کونسل کا آنریری ممبر بنایا اور اپنے براڈکاسٹ ڈسکشن گروپ میں شمولیت کی دعوت دی جس کے ماتحت خاکسار نے ایک روز لوکل ریڈیو پر ایک گھنٹہ ایک ڈسکشن میں حصہ لیا۔ اور اس طرح پبلک کے ایک بہت بڑے حصہ میں خاکسار کا تعارف ہو گیا۔ برٹش کونسل کے زیر اہتمام خاکسار پاکستان پر بھی ایک تقریر براڈکاسٹ کرنے والا تھا۔ لیکن اپنی تبدیلی کی وجہ سے خاکسار یہ تقریر برادرم مسعود احمد صاحب کے سپرد کر آیا۔ خاکسار کے کہنے پر اسی ڈائریکٹر نے برادرم مکرم سید سیف الدین احمد صاحب اور برادرم مسعود احمد صاحب کو بھی برٹش کونسل کا آنریری ممبر بنایا

کماسی میں متعین ہونے کے معاً بعد ہی خاکسار نے وہاں کے پریس کے ساتھ اپنے تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی چنانچہ کماسی کے دو مشہور اخباروں۔ اشانٹی پایونیر اور اشانٹی سینٹینل۔ ہر دو نے خاکسار کے متعلق میری تصویر کے ساتھ میرے مختصر حالات بھی شائع کئے۔ کماسی کے ریجنل P.R.O سے بھی خاکسار گاہے گاہے ملاقات کرتا رہا۔ چنانچہ مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی وفات پر اس کی معرفت دو دفعہ ان کی وفات کی خبر اور مختصر حالات گورنمنٹ پریس ریلیز میں شائع ہوئے۔ علاقہ اشانٹی کے لوکل مبلغین کی ایک خاص میٹنگ بلا کر انہیں اپنے کام Regular work کے متعلق ہدایات دیں اور ان کو بعض حدیثوں کے ترجمے لکھوائے

اشانٹی علاقہ کے دفتر کی ماہوار سٹیٹمنٹ کو خاکسار باقاعدہ چیک کرتا رہا۔ اور اسے بروقت بھجوانے کی کوشش کرتا رہا۔ خاکسار نے اپنے قیام گولڈکوسٹ کے عرصہ میں کوئی ۹½ میل کے قریب لاری پر اور ۶۵ میل کے قریب گاڑی پر اور ۴۰ میل کے لگ بھگ پیدل سفر کیا۔ . . . . پانچ بڑی بڑی جماعتوں کا دورہ کیا۔

اپنے لوکل اخبار سنرائز میں خاکسار نے ایک مضمون "Islam [illegible]" "[illegible]" لکھا۔

خاکسار کے قیام کماسی میں چھ کس بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

متفرق۔ خاکسار نے حضور پر نور کے سفر یورپ کے پیش نظر دوبارہ جماعت میں چندہ کی تحریک کی۔ جس میں بفضلہ تعالیٰ ازسرنو ۵۰ £ کے قریب موصول ہوئے۔ اسی طرح خاکسار نے اسی عرصہ میں لوکل مبلغین کے لئے رپورٹ فارم اور بیعت فارم کماسی کے ایک پریس سے دو دو ہزار کی تعداد میں چھپوائے۔

سیّد نذیر حسین صاحب مرحوم آف گھٹیالیاں

(از محمد احمد صاحب بی اے)

ہمارے محترم بزرگ سید نذیر حسین صاحب کا انتقال مورخہ ۲۸/۸/۵۵ کو بمقام گھٹیالیاں ہؤا۔ آپ موصی تھے۔ امانت کے طور پر گاؤں کے ہی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ کی پیدائش جہاں تک مجھے معلوم ہے ۱۸۸۳ء میں ہوئی تھی۔ اس حساب سے آپ نے تقریباً ۷۲ سال کی عمر پائی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ بیعت ۱۹۰۵ء میں کی تھی۔

آپ کی تعلیم صرف پرائمری تک ہی محدود تھی۔ مگر بچپن ہی سے تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ چودہ پندرہ برس کی عمر میں جہاں کہیں کہیں علم دوست آدمی کا پتہ چلتا۔ وہاں پیدل چل کر اس سے استفادہ حاصل کرتے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا خاص طور پر گہرا مطالعہ کیا ہؤا تھا۔ سلسلہ احمدیہ کے متعلق غالباً کوئی کتاب نہ ہوگی۔ جو آپ کی نظروں سے نہ گزری ہو۔ قرآن مجید پڑھنے اور اس پر غور کرنے کا خاص شوق تھا، علم طب میں بلند پایہ رکھتے تھے۔ دوا کی نسبت آپ دعاؤں کے زیادہ قائل تھے۔ اپنے مریضوں کے لئے اللہ تعالےٰ سے بڑی گریہ وزاری سے دعا کرتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ آپ ہمیشہ مرض کی تشخیص کے بعد معمولی سی قیمت کی دوا تجویز کرتے۔ آپ نے بڑے بڑے عیسائی پادریوں سے مناظرے کئے۔ جو آپ کے سوالات سے لاجواب ہو جاتے۔ تمام علاقے کے لوگوں میں ہر دلعزیز اور مقبول تھے۔ ہر کہ و مہ آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا۔

صبح سے لیکر شام تک آپ کا ہر کام گھڑی کی سوئی کی طرح اپنے وقت پر ہوتا، طبیعت کی شگفتگی اور لطیفہ گوئی سے سب کو محظوظ فرماتے۔ کفایت شعاری آپ کی عادت تھی۔ ہمیشہ سادہ کھانا کھایا اور سادہ لباس پہنا۔ ہمارے سارے خاندان کی احمدیت سے وابستگی کا باعث آپ کی ذات گرامی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت سعید فطرت عطا کی تھی۔ اور ہمیشہ یہی کوشش کرتے۔ کہ ہر ایک سے بھلائی ہو سکے۔ اور ہم سب کو بھی یہی نصیحت ہوتی تھی۔ سب سے پہلے آپ نے اپنے گاؤں میں ایک پرائمری سکول لڑکوں کا اور ایک پرائمری سکول لڑکیوں کے لئے جاری کئے۔ بعد ازاں جب لوگوں میں تعلیم کا عام شوق اور چرچا ہؤا تو آپ نے اپنے گاؤں میں ایک ہائی سکول جاری کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ آج آپ کی کوششوں کی بدولت ہمارے گاؤں میں ایک ہائی سکول بھی جاری ہے۔ جسے حکومت کی طرف سے سالانہ امداد ملتی ہے۔ پرائمری گرلز اور ہائی سکول تینوں سکولوں کی نگرانی صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے آپ کے ہاتھ میں دے رکھی تھی۔

آپ کی کامیاب زندگی میں ہمارے لئے ایک سبق ہے۔ کہ کس طرح اسلامی نمونہ پر چلتے ہوئے انسان مطمئن اور کامیاب زندگی بسر کر سکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور ان کے درجات بلند کرے۔ اور اپنی رحمت میں ان کو جگہ دے۔ آمین

درخواست ہائے دعاء

(۱) خاکسار کی نانی صاحبہ کو جو مرزا اسلام اللہ صاحب کی والدہ صاحبہ ہیں۔ ایک پھوڑا نکلنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے ان کو کامل صحت دے۔

(خاکسار مرزا نذیر علی ربوہ)

(۲) میرے والد محترم بابو عبد الغنی صاحب کافی عرصہ سے عارضہ کینسر بیمار ہیں۔ ابھی تک کسی بھی علاج سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہؤا۔ سلسلہ کے بزرگوں سے میں نہایت ہی مؤدبانہ طور پر درخواست کرتا ہوں کہ میرے محترم والد صاحب کی کامل و عاجل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ عبد السمیع ایم بی بی ایس ڈی پی ایچ رحمان شفاخانہ کراچی ایرپورٹ کراچی

(۳) میری لڑکی امۃ الکریم امینہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خورشید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ

(۴) والدہ صاحبہ محترمہ نیز برادرم ذوالفقار اور خاکسار مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلد مکمل شفاء بخش کر دین و دنیا میں ترقی دے۔

خاکسار ریاض احمد ابن حافظ عبد العزیز مرحوم سیالکوٹی حال راولپنڈی۔

(۵) ہمشیرہ ام (فاطمہ صاحبہ) بنت حافظ عبد اللطیف صاحب مرحوم بیمار رہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خدا بخش آف دھنی سرگودھا۔

نفس کے محاسبہ کیلئے بعض کمزوریوں کا ذکر

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھو الفضل ۳۰ اگست ۱۹۵۵ء)

اخلاقی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے۔ اور ایک ایک کمزوری کو لے کر اس کی اصلاح کرتا رہے۔ انسان کی عادت ہے۔ کہ اسے اپنا عیب نظر نہیں آتا۔ اور دوسروں کی عیب جوئی میں لگا رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ ٭ کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے ٭ مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

پس چاہیئے۔ کہ ہم دوسروں کی عیب جوئی ترک کرتے ہوئے اپنی اصلاح کریں۔ اور نفس کا محاسبہ کرتے رہیں۔ ذیل میں چند کمزوریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱۷) مقامی جماعت کے کاموں میں خاطر خواہ حصہ اور دلچسپی لینے میں سستی (۱۸) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خاطر خواہ اطاعت کرنے میں بے پرواہی اور بے احتیاطی۔ (۱۹) باوجود طاقت رکھنے کے مرکز میں بار بار آنے اور برکات خلافت سے مستفیض ہونے میں سستی۔

(۲۰) باوجود طاقت رکھنے کے اپنے بچوں کو مرکزی درسگاہوں میں بھجوانے میں سستی۔

(۲۱) فتنہ پرداز اور منافق طبع لوگوں کی باتیں سننے کے باوجود اس کے متعلق رپورٹ کرنے کے معاملہ میں سستی یا بے پرواہی یا لحاظ داری۔ (۲۲) رشتہ داری یا دوستی کی وجہ سے سچی شہادت دینے میں تامل کرنا۔ (۲۳) جھوٹ بولنا (۲۴) دوسروں پر جھوٹے افترا باندھنا (۲۵) کسی کی غیر حاضری میں اس کی برائی بیان کرنا اور اس کے متعلق نفرت پھیلانا (۲۶) بیکاری یعنی باوجود کام کی ہمت اور اہلیت ہونے کے وقت کو ضائع کر دینا یا یہ سمجھنا کہ فلاں کام ہماری شان کے مطابق نہیں (۲۷) بدنظری (۲۸) کسی کی امانت میں سے کوئی چیز یا روپیہ لے کر خرچ کر لینا۔ اور وقت پر ادائیگی نہ کرنا (۲۹) انسانی قوت یعنی طاقت مردمی کا ناجائز استعمال (۳۰) بدمعاملگی یعنی کسی سے روپیہ لے کر یا کوئی چیز لے کر روپیہ یا چیز کی وقت پر ادائیگی نہ کرنا اور کمزور اور جھوٹے عذروں پر ادائیگی کو ٹالتے جانا (۳۱) بدزبانی یعنی غصہ میں آکر خلاف تہذیب اور خلاف اخلاق الفاظ استعمال کرنا۔ (۳۲) حقہ نوشی یا سگریٹ نوشی (۳۳) تمباکو کے دیگر ضرر رساں استعمالات یعنی پان میں تمباکو کھانا۔ یا نسوار وغیرہ کا استعمال (۳۴) موجودہ تہذیب سے متاثر ہو کر اسلامی شعار کے خلاف داڑھی منڈانا۔ (۳۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے سے کرنا۔ (۳۶) مرکز کی اجازت کے بغیر غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لینا (۳۷) سلسلہ کی تعلیم کے خلاف غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا۔ (۳۸) حج کی طاقت رکھتے ہوئے حج نہ کرنا۔ (۳۹) ماں باپ کی خدمت اور فرمانبرداری میں سستی کرنا۔ (۴۰) بیوی کے ساتھ حسن سلوک میں غفلت برتنا اور بدسلوکی اور سختی سے پیش آنا یا عورت کا خاوند کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آنا اور اس کی اطاعت اور خدمت اور وفاداری میں کوتاہی کرنا (باقی)

(ناظر تعلیم و تربیت)

پردہ میں افراط و تفریط

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے۔ کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے۔ کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے۔ ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے۔ وہ بے شک جائیں۔ لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے"۔

"پردہ کے متعلق بڑی افراط و تفریط ہوئی ہے۔ یورپ والوں نے تفریط کی ہے۔ اب ان کی تقلید سے بعض نیچری بھی اسی طرح چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس بے پردگی نے یورپ میں فسق و فجور کا دریا بہا دیا ہے۔ اور اس کے بالمقابل بعض مسلمان افراط کرتے ہیں۔ کہ کبھی عورت گھر سے باہر نکل ہی نہیں سکتی۔ حالانکہ ریل پر سفر کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے"۔

"غرض ہم ان دونوں قسم کے لوگوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔ جو افراط اور تفریط کر رہے ہیں"۔ (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۵ء بروز جمعرات میرے بھائی محمد الیاس کے ہاں بیٹا پیدا ہؤا ہے۔ احباب اس کے صالح اور خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اقبال ولد ملک عبد الجبار سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹوپی تحصیل صوابی ضلع مردان۔

مشرقی بنگال کا سیلاب اور احباب جماعت کا فرض

احباب جماعت کو اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ آجکل طغیانیوں کے باعث مشرقی بنگال خطرناک حالات سے دوچار ہو رہا ہے میلوں میل کا رقبہ زیر آب ہے۔ مکانوں اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے حتیٰ کہ لوگوں کو اپنی جانیں بچانی بھی مشکل ہو رہی ہیں۔ یہ ایسا وقت ہے کہ انسان کو خواہ وہ پاکستان یا دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی اپنی وسعت و ہمت کے مطابق مدد کرنی چاہیئے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی اس مصیبت میں اپنی بساط سے بڑھ کر امداد کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنیں۔ — جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہر مشکل گھڑی میں جماعت کے مخلصین نے انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی حسب ضرورت مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کیا ہے۔ پس اب بھی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس دفعہ بھی حتی المقدور مالی امداد بہم پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ محسوس فرماتے ہوئے کہ روپیہ کے فراہم کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ لنڈن سے بذریعہ تار ارشاد فرمایا کہ:۔

"صدر انجمن احمدیہ آٹھ ہزار روپیہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے فوراً بنگال بھجوا دے۔"

چنانچہ یہ رقم بھجوائی جا چکی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کو اس غرض کے لئے حسب استطاعت چندہ بھجوانے کی تحریک کی جائے کیونکہ اس سال کے سیلاب کی تباہ کاری بھی پچھلے سال کے سیلاب کی طرح ہے۔

عہدہ داران جماعت مطلع رہیں کہ صیغہ امانت ربوہ میں "امداد سیلاب زدگان مشرقی بنگال" کا کھاتہ گذشتہ سال سے کھلا ہے۔ اس ضمن میں جمع کردہ چندہ فوری طور پر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ابو الضیاء عطاء اللہ صاحب کے قطعات

مکرم ابو الضیاء عطاء اللہ صاحب کوٹڑی بیراج سندھ نے بعض خوبصورت قطعات شائع کرائے ہیں۔ تین قطعات (۱) ربنا آتنا (۲) سبحان اللہ وبحمدہ (۳) بارگاہ ایزدی سے… الخ نظارت ہذا میں موصول ہوئے ہیں۔ ہماری رائے میں کتابت اور خوبصورتی اور مختلف رنگوں کے لحاظ سے یہ عمدہ قطعات ہیں۔ احباب استفادہ فرمائیں۔ پتہ:۔ ابو الضیاء عطاء اللہ الٰہی بخش صاحب کوٹڑی بیراج سندھ۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

خدام کا اصلاحی پروگرام اور نماز تہجد

جملہ مجالس کی آگاہی کیلئے پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ جہاں شعبہ تربیت و اصلاح کے سارے پروگرام کو اپنانے کی کوشش کی جاتی ہوگی وہاں خصوصیت سے نماز تہجد کے حصہ پر زور دیا جائے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے خدام کو ہر جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو باقاعدگی سے نماز تہجد کیلئے جگانے کا انتظام کیا جائے۔ اور اس کوشش کے نتیجہ میں خدام کی جو تعداد نماز تہجد ادا کرنے کی عادی بن جائے ان کا ماہوار رپورٹ میں ذکر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اول اور دوم آنے والی مجالس کے نام حضور اقدس کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

قائمقام مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

---

(۱) فیلڈ اوبزرور

بی۔ ایس۔ سی (بیالوجی) امیدواران سے فیلڈ اوبزرور کی اسامی کے لئے ۵۵-۹-۱۰ تک معرفت دفتر روزگار درخواستیں بنام

The office Incharge Zoological Survey
Department 183 Mcleod Road
Aspahani Building Karachi

طلب کی گئی ہیں۔ تنخواہ ۱۵۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۷۵-۲/۲۵-۳۵۰ (ڈان ۵۵-۹-۲۸)

(۲) کلرکوں کی ضرورت

تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ شرائط:۔ میٹرک عمر ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۵۵-۹-۱۵ تک بنام

Superientending Engineer Mangla
Dam circle, Ganga Ram Building
The Mall Lahore

درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف ہوں:۔ تعلیم۔ سابقہ تجربہ۔ تاریخ پیدائش۔ اصل و موجودہ سکونت۔ مصدقہ نقول سندات شامل درخواست ہوں۔ (سول لاہور ۵۵-۹-۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

خدام الاحمدیہ کیلئے تعلیمی نصاب

ستمبر تا نومبر ۱۹۵۵ء کی سہ ماہی کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے خدام الاحمدیہ کے لئے حسب ذیل کتب بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں:۔

(۱) الحجۃ البالغۃ (تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

(۲) وحی و نبوت کے متعلق اسلامی آئیڈیالوجی (نظریہ) (از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) اول الذکر کتاب میں وفات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ کو نہایت ہی شرح و بسط کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اور ثانی الذکر میں تحقیقاتی عدالت کے دوران میں عدالت کی طرف سے کئے گئے سوالات کے جوابات ہیں۔ ہر احمدی کے لئے ان مسائل کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

قائدین کرام اس امر کی پوری کوشش کریں۔ کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے۔ جو ان مسائل سے واقفیت نہ رکھتا ہو۔ ہر خادم کو اس امتحان میں شمولیت کی ترغیب دلائی جائے۔ تاکہ خدام ان مسائل ضروریہ سے واقفیت تامہ حاصل کر کے ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر سکیں۔

الحجۃ البالغۃ کی قیمت ۱/ ہے۔ جو احمدیہ کتابستان ربوہ سے مل سکتی ہے۔ اگر قائدین اپنی مجالس کے لئے اکٹھا آرڈر دیں تو کتاب ۸/ میں مل سکے گی۔ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی آئیڈیالوجی کی قیمت ۲/۸ روپے ہے۔ لیکن خدام الاحمدیہ کو رعایتی قیمت ۱/۸ روپیہ میں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکتی ہے

قائدین کرام جلد سے جلد کتب خرید کر مطالعہ شروع کر دیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمائندگان اجتماع منتخب کر کے ان کے ناموں سے مرکز کو جلد آگاہ کیا جائے

نائب معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصایا

(وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو مطلع کر دے۔ ڈسیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۱۸۲: میں فاطمہ بی بی بیوہ کرم بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن گگھوڑ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۱۵/- ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ فاطمہ بی بی۔ والدہ غلام محمد احمدی نشان انگوٹھا

گواہ شد نشان انگوٹھا برکت اللہ ولد مولا بخش۔

گواہ شد مشتاق احمد ولد کرم بخش پسر موصیہ۔

نمبر ۱۴۱۷۷: میں شمس الدین احمد ولد محمد پریل قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کنڈیارو ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ماہوار تنخواہ ۹۹/- روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد شمس الدین احمد

گواہ شد محمد پریل احمدی

گواہ شد بشارت احمد بشیر

نمبر ۱۳۰۹۸: میں عالم بی بی زوجہ چودھری نواب دین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن کوٹ الہ دین۔ ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میری کوئی ماہوار آمد نہیں۔ میری منقولہ جائداد صرف حق مہر ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے جو کہ مبلغ ۴۰۰/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اور وعدہ کرتی ہوں کہ اگر اس کے کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری ہر قسم کی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ عالم بی بی زوجہ چودھری نواب الدین

گواہ شد۔ نواب الدین خاوند موصیہ

گواہ شد محمد صدیق پسر موصیہ

نمبر ۱۴۱۷۱: میں امۃ الوہاب بیگم زوجہ شیخ محمد خورشید صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ریاست کپورتھلہ حال ملتان چھاؤنی ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

تفصیل جائداد

اول۔ گلوبند طلائی ۲ ۱/۲ تولہ

دوم۔ کڑے طلائی ۵ تولہ۔

سوم بندے دو جوڑی ۲ تولہ۔

چہارم۔ انگوٹھی ۴ ماشہ کل وزن نو تولے ۱۰ ماشے قیمت اندازاً ۹۵۰/- روپیہ۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۱۰۰/- واجب الادا ہے۔

کل ۲۰۵۰/- روپے ہیں۔ میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ نیز میری زندگی میں یا اس کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کی بھی انجمن ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ الامۃ امۃ الوہاب بیگم

گواہ شد۔ محمد خورشید خاوند موصیہ

گواہ شد عبد الوہاب موصی نمبر ۱۰۹۷ مرکزی سیکرٹری حال کراچی

نمبر ۱۴۳۲۲: میں فاطمہ بیگم زوجہ ماسٹر فضل دین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن شہزادہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے دو سو روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی دیگر کوئی نہیں الامۃ فاطمہ بیگم زوجہ ماسٹر فضل دین صاحب موصی۔ گواہ شد فضل دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد امرتسری انسپکٹر وصایا۔

غیر ملکی سفری کمپنیوں نے چھ ماہ میں دو کروڑ روپیہ کمایا

پاکستانی کمپنیوں کو اس عرصہ میں صرف ۱۳ لاکھ روپے ملے

کراچی ۸ ستمبر۔ مصدقہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان نے سال رواں کے نصف اول میں غیر ملکی کمپنیوں کو اخراجات سفر و بار برداری کے طور پر دو کروڑ سات لاکھ روپے کی مالیت کا زر مبادلہ ادا کیا اس عرصہ میں پاکستانی کمپنیوں نے صرف ۱۳ لاکھ روپے کی مالیت کا زر مبادلہ کمایا۔

ادائیگیوں کے گوشوارہ توازن کے مطابق یکم جنوری ۵۵ء سے ۳۱ مارچ ۵۵ء کے عرصہ میں پاکستان نے غیر ملکی کمپنیوں کو ایک کروڑ اور آٹھ لاکھ روپے کی مالیت کا زر مبادلہ اخراجات سفر و بار برداری کے طور پر ادا کیا اور سال رواں کی دوسری سہ ماہی میں اس مد میں ۹۹ لاکھ روپے کی مالیت کا زر مبادلہ ادا کیا۔ اس طرح مجموعی طور پر یکم جنوری سے ۳۱ جولائی کے عرصہ میں اس مد میں دو کروڑ اور سات لاکھ روپے کی مالیت کا زر مبادلہ ادا کیا گیا۔ اس مد میں سے زیادہ تر ادائیگیاں برطانوی کمپنیوں کو کی گئیں۔ امریکی اور یورپی کمپنیوں کا نمبر برطانیہ کے بعد رہا۔ اس عرصہ میں پاکستانی کمپنیوں نے اخراجات سفر و بار برداری کے طور پر صرف ۱۳ لاکھ روپے کی مالیت کا زر مبادلہ کمایا۔

گوشوارہ کے مطابق تقسیم برصغیر کے بعد کراچی اور چٹاگانگ و دنیا کے باقی شہروں کے مابین ٹریفک میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ ان بندرگاہوں میں اب جہازوں کی آمد پہلے کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ کراچی اور ڈھاکہ کے راستے بین الاقوامی فضائی سروس بھی جاری ہے اب غیر ملکی بندرگاہوں میں پہلے کی نسبت زیادہ پاکستانی جہاز جاتے ہیں۔

پاکستانی پٹ سن کی فروخت

کراچی ۸ ستمبر۔ اس سال غیر ملکی خریداروں نے پاکستانی پٹ سن کی تین لاکھ دس ہزار سے زائد گانٹھیں خریدیں۔ برطانیہ نے ۳۳۳۲۶ - بلجیم نے ۲۹۲۷۲ مغربی جرمنی نے ۲۴۸۷۱ - جاپان نے ۱۳۷۵۰ فرانس نے ۱۱۲۶۰ - اٹلی نے ۱۰۵۰۸ اور چین نے دس ہزار گانٹھیں خریدیں۔

امریکہ میں غیر ملکی طلباء

واشنگٹن ۸ ستمبر۔ اس سال کے آخر میں امریکی کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے اتنے غیر ملکی طلباء آرہے ہیں۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہیں آئے تھے۔

عوام اقتدار کے بھوکے راہنماؤں سے خبردار رہیں

پشاور ۸ ستمبر۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار بہادر خاں نے کہا ہے کہ ایک یونٹ سے صوبہ سرحد میں ترقی اور خوشحالی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔ سردار صاحب نے کہا ہے۔ سرحد کو پنجاب سے الگ ہوئے ۵۲ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن اس دوران صوبہ سرحد کا ایک ضلع بھی ترقی نہیں کر سکا آپ نے بتایا کہ آئندہ سرحد میں جو کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ ان میں ۵۰ فی صد عوام کا سرمایہ لگایا جائے گا

تخت بھائی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے سردار بہادر خاں نے کہا۔ ایک یونٹ سے صوبہ سرحد کو سیاسی اور اقتصادی طور پر بہت فائدہ پہنچے گا۔ سرحد علیحدہ رہ کر اپنی حیثیت قائم نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ اس کے وسائل بالکل محدود ہیں۔

وزیر اعلیٰ سرحد نے کہا "میں اس بات کی پوری کوشش کروں گا۔ کہ مغربی پاکستان کے عام انتخابات آئندہ دو سال میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طریقے پر منعقد ہو جائیں۔

وزیر اعلیٰ نے سرحد کے عوام کو ان لوگوں کے گمراہ کن پروپیگنڈے اور پر فریب چالوں سے خبردار رہنے کی تلقین کی جو انتہا کو پہنچا ہوا اقتدار حاصل کرنے کے لئے حقائق کو چھپا کر غلط افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ لوگ ان کی فریب کاریوں کا شکار نہیں ہوں گے۔

ہندوستان میں ایٹمی قوت کا سٹیشن

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج کونسل آف سٹیٹس کے اجلاس میں بتایا ہے کہ حکومت ہند ملک میں ایٹمی قوت کا ایک سٹیشن قائم کرنے کے اقتصادی پہلوؤں کا جائزہ لے رہی ہے۔

لائلپور ۸ ستمبر۔ صوبائی حکومت نے ہدایت کی ہے کہ مہاجر ملازموں کو صرف اس بنا پر علیحدہ نہ کیا جائے کہ ان کا تقرر عارضی طور پر کیا گیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں نمائندگان جماعت احمدیہ پاکستان کا سپاسنامہ

۱۷ ستمبر ۱۹۵۵ء کو سوا دس بجے صبح کو کراچی میں احمدیہ مشن ہاؤس کی نو تعمیر عمارت میں جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے نمائندگان کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں حضور کی باصحت اور کامیاب و بامراد واپسی پر جو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ واطلع شموس طالعکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

(۱) سیدنا! ہم نمائندگانِ جماعتہائے احمدیہ پاکستان مغربی و مشرقی حضور کی باخیریت و باصحت واپسی پر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ خدائے عزوجل کا جماعت احمدیہ پر یہ بے انتہا احسان ہے کہ اس نے جماعت کو حضور ایدکم اللہ بنصرہ کی بہترین قیادت میں اکنافِ عالم میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی توفیق بخشی ہے۔ اور وہ اپنے فضل سے اپنے سلسلہ کو دن بدن ترقی عطا فرما رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۲) سیدنا! پانچ ماہ کا عرصہ گذرا کہ حضور کو علالت کے باعث پاکستان سے باہر بلادِ یورپ میں بغرض علاج تشریف لے جانا پڑا۔ حضور کا یہ سفر تمام احمدی افراد کے لئے نہایت قلق و اضطراب کا موجب تھا۔ حضور کے تمام خدام اپنے دل کی گہرائیوں سے ہر لمحہ حضور کی شفایابی کے لئے بارگاہ ایزدی میں سراپا دعا بنے رہے ہیں جس کا ایک نظارہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو دورانِ سفر حالتِ کشف میں بھی دکھایا۔ اور آج جبکہ حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایابی حاصل کر کے واپس پاکستان تشریف لائے ہیں۔ ساری جماعت کے دل اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لا رہے ہیں اور ہم تمام جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے حضور کے اس قدوم میمنت لزوم پر خوشی و مسرت کے لئے کراچی میں حاضر ہوئے ہیں۔

(۳) سیدنا! جماعت نے ہر مرحلہ میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار تائیدات کے نشانات مشاہدہ کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی زبردست نصرت و حمایت کو حضور ایدکم اللہ بنصرہ العزیز کے لئے کارفرما دیکھا ہے۔ اب اس بیماری میں بھی اللہ تعالیٰ کے بہت سے نشانات و معجزات مشاہدہ کئے ہیں۔ جس سے جماعت کے دلوں میں ازدیادِ ایمان و یقین کی ایک تازہ لہر دوڑ گئی ہے اللہ تعالیٰ نے عاجز بندوں کی دعاؤں اور ان کی زاری کو سن کر ایسے سامان پیدا فرمائے کہ حضور کے مرض کی صحیح تشخیص ہو کر صحیح طور پر علاج ہو سکا اور خدائے ارحم الراحمین نے اپنے غیر معمولی فضل سے حضور کو صحت و شفا بخشی والحمد للہ الشافی الکافی۔

(۴) سیدنا! حضور نے اسلام اور جماعت کیلئے جو ان تھک محنت کی ہے اور جس طرح دن رات اس راہ میں اپنے آپ کو قربان کیا ہے جماعت کو اس کا کچھ کچھ اندازہ ہے اب ڈاکٹری مشورہ کے مطابق حضور کو کافی آرام کرنے کی ضرورت ہے ہم حضور کے خدام نہایت ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق پوری طرح آرام فرمائیں۔ سب جماعتیں حضور کی گرانمایہ صحت کے پیش نظر اقرار کرتی ہیں کہ اپنے جذبات کو ایک حد تک دبا کر بھی حضور کے آرام کے لئے ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتی رہیں گی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد حضور کو کامل صحت عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کے عہد مبارک میں اسلام کو بیش از بیش ترقی و نفوذ عطا فرمائے۔ اور جماعت کو حضور کی زیر ہدایت پورے جوش اور پورے خلوص سے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

(۵) سیدنا! حضور کا یہ سفر اللہ تعالیٰ کی بشارت کے ماتحت ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے ظاہر کر دیا کہ وہ اپنے پیارے اور مقرب بندوں کا ہر آن حامی و محافظ ہے۔ احادیث نبویہ میں دمشق میں نزول مسیح کے ساتھ دو زرد چادروں کا بھی ذکر ہے بیشک حضور کے ۱۹۲۴ء کے سفر دمشق سے یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے مگر واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی ۵۵ء کے سفر میں زیادہ نمایاں طور پر اور پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ اس مرتبہ حضور نے پاکستان سے طیارہ میں سفر فرمایا۔ اور پہلی منزل دمشق ہی مقرر ہوئی۔ حضور نے دمشق میں طیارہ سے نزول فرمایا اور اس وقت حضور علالت کی وجہ سے تعبیری زبان میں دو زرد چادروں میں ملبوس تھے سو یہ سفر منجملہ دیگر نشانات کے اس عظیم الشان نشان کے ظہور کا بھی موجب ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۶) سیدنا! یہ درست ہے کہ حضور کا یہ سفر درحقیقت بغرض علاج تھا۔ مگر واقعات سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ یہ سفر الٰہی مشیت کے مطابق بلادِ عربیہ اور بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام کے استحکام کیلئے تھا۔ حضور نے علالتِ طبع کے باوجود بلادِ عربیہ اور یورپ کے تمام مشنوں کے لئے ہدایات دے کر ان میں ایک نئی روح پیدا فرما دی ہے۔ حضور نے یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کے نئی اور موثر سکیم بنانے کے لئے جس تاریخی کانفرنس کا انعقاد فرمایا ہے وہ ہمیشہ کیلئے مشعلِ راہ ثابت ہوگی اور انشاء اللہ حضور کی مقرر کردہ لائنوں پر کام کرنے سے اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے غیر معمولی سامان پیدا ہوتے جائیں گے۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی درباره مصلح موعود کا مزید ظہور اس سفر کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ حضور کی اس جدوجہد میں غیر معمولی برکت پیدا فرمائے۔ اور اسلام کے جھنڈے کو ساری دنیا میں بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(۷) سیدنا! ہم حضور کے خدام حضور کی اس باصحت واپسی کو اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان یقین کرتے ہیں اور اسے ایک غیر معمولی نشان الٰہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر ہم صمیم قلب سے حضور کی اس باصحت واپسی پر حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور خدائے بزرگ و برتر کے آستانہ پر شکر گذار اور دردمندانہ دلوں کے ساتھ اس نعمت میں مزید اضافہ کے لئے دست بدعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو کامیاب ترین اور پوری صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر حضور کا سایہ لمبے عرصہ تک قائم رکھے اللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ اِمَامَنَا الْھُمَامَ وَاَیِّدْہُ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَظِیْمًا۔ اللّٰھم آمین

ہم ہیں حضور کے خدام نمائندگان

جماعتہائے احمدیہ پاکستان

(۱) [illegible] عبد الصمد خان، نمائندہ مشرقی پاکستان (۲) بدیع الزمان نمائندہ مشرقی پاکستان۔ (۳) قاضی محمد یوسف امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد (۴) محمد شیخ صوفی امیر جماعتہائے احمدیہ اپر سندھ (۵) احمد الدین امیر جماعتہائے احمدیہ لوئر سندھ (۶) مرزا عبد الحق امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب (۷) شیخ کریم بخش نمائندہ جماعتہائے احمدیہ بلوچستان (۸) عبد اللہ خاں امیر جماعت احمدیہ کراچی (۹) مرزا عزیز احمد نمائندہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان و انجمن تحریک جدید

حضرت امیر المومنین کے ...

(بقیہ صفحہ ۳) اس کے بعد میں احباب سے مکرم مولود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ لنڈن کیلئے خصوصاً اور ہم سب کیلئے عموماً دعا کی درخواست کرونگا۔ ہم جو ہزاروں میل دور یہاں بیٹھے ہیں آپکی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ مکرم مولود احمد صاحب جنکی سرکردگی میں ہم حضور ایدہ اللہ کی خدمت کا شرف حاصل کیا انہیں حضور کی روانگی سے ایک روز قبل اپنے والد بزرگوار کی وفات کی اطلاع ملی۔ یہ صدمہ جہاں ان کیلئے رنج و غم کا موجب ہے وہاں ہم جماعت کو بھی ان میں شریک سمجھا ہوا۔ دور احباب سے ہماری درخواست کرتا ہوں کہ ان کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین